O

کچھ اس طرح ہے کہ اب سے پہلے مری بھی خوشیوں سے دوستی تھی
مگر بتایا یہ زندگی نے کہ غم کے رستوں پہ آگہی تھی

شعور کے سب برس گنے تھے تو چار دِن بھی نہیں بنے تھے
قصور کے سال گن رہا ہوں، تو لگ رہا ہے کہ اک صدی تھی

میں اپنے اندر نجانے کتنے برس کے لمبے سفر سے آیا
اور اتنی مدت کے بعد باہر گیا تو دنیا وہیں کھڑی تھی

https://emad-ahmad.com/

عجیب لوگوں سے واسطہ تھا، جو صرف جسموں کو مانتے تھے
جسے بتایا کہ روح کیا ہے، اُسے ہی حیرت لگی ہوئی تھی

ہم اس کو برسوں سے جانتے تھے، ہم اس کو اپنا بھی مانتے تھے
مگر حقیقت کھلی تو دنیا ہمارے قدموں میں آ پڑی تھی

اسے پتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اس کا بندہ بدل گیا ہے
جو سات سالوں سے قبل بیتی، وہ زندگی اور زندگی تھی

سفر جلی کیا، سفر نہاں کیا، کسی ولایت کا امتحاں کیا
عماد جس کو کہا کہ بدلو، اسے بدل کی پڑی ہوئی تھی

https://emad-ahmad.com/